قبلہ سمت سے کتنا پھریں گے، تو نماز فاسد ہو گی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر: Lar-10482 تاریخ: 25-02-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز میں استقبالِ قبلہ شرط ہے، تو قبلہ سے کتنا انحراف ہو گا، تو نماز فاسد ہو جائے گی؟ نیز 45 ڈگری کی کچھ وضاحت کر دیجئے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو شخص عینِ کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر کے عینِ کعبہ کی طرف رخ کر سکتا ہو، جیسا کہ وہ مکہ میں ایسے مقام پر ہے جہاں سے کعبہ کو دیکھ سکتا ہے، تو اس پر فرض ہوتا ہے کہ نماز میں عینِ کعبہ کی طرف رخ کرے۔ ایسا شخص عینِ کعبہ سے انحراف کرے گا، تو اس کی نماز نہیں ہو گی اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگرچہ خاص مکۂ معظمہ میں ہو، اس کے لیے جہتِ قبلہ کو رخ کرنے کا حکم ہے اور جہتِ قبلہ، عینِ کعبہ سے دائیں، بائیں 45، 45 درجے تک ہے، ایسا شخص عینِ کعبہ سے اتنا انحراف کرے کہ جہت (45 ڈگری) سے باہر ہو، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور 45 ڈگری کے اندر ہو، تو بلا کراہت جائز ہے، البتہ اُس شخص کے لیے جہت قبلۂ تحقیقی پر رخ کرنا سنت مستحبہ ہے۔

جہتِ قبلہ، عین کعبہ سے 45 ڈگری دائیں اور 45 ڈگری بائیں طرف ہونے کی مختصر وضاحت یہ ہے کہ ایک دائرہ میں 360 ڈگری ہوتی ہیں اور سمتیں کل چار ہیں، 360 ڈگری کو 4 پر تقسیم کرنے سے 90 حاصل ہو گا، لہذا ایک سمت 90 ڈگری پر مشتمل ہوئی۔ تو قبلہ جس طرف ہو گا وہ سمت 90 ڈگری پر مشتمل ہے، عین کعبہ سے دائیں طرف 45 درجے تک اور اسی طرح کعبہ کی بائیں طرف بھی 45 درجے تک سمت قبلہ کہلائے گی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ایک مقام پر فرماتے ہیں: "ہر جہت کا حکم اُس کے دونوں پہلوؤں میں 45، 45 درجے تک رہتا ہے، جس طرح نماز میں استقبالِ قبلہ۔" **(فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 608، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

فتاوی رضویہ میں ہے: "علمائے کرام کا حکم تو یہ ہے کہ جہت سے بالکل خروج ہو، تو نماز فاسد اور حدود جہت میں بلا کراہت جائز کہ آفاقی کا قبلہ ہی جہت ہے، نہ کہ اصابت عین۔ بدائع امام ملک العلماء ابو بکر مسعود کاسانی، پھر حلیہ امام ابن امیر الحاج حلبی میں ہے: "قبلته حالة البعد جهة الكعبة وهى المحاريب لا عين الكعبة" کعبہ سے دوری کی صورت میں جہتِ کعبہ ہی قبلہ ہے اور وہ محرابِ مسجد ہے، نہ کہ عین قبلہ۔۔۔ ہاں حتی الوسع اصابت عین سے قرب مستحب۔ اس بارے میں

ملتقط وحلیہ وغیر ہما کے نصوص بعونہ تعالیٰ آگے آتے ہیں اور خیر یہ میں فرمایا:" ھوافضل بلاریب ولا مین" الخ(وہ بغیر کسی شبہ کے افضل ہے۔)۔۔اور ترک مستحب، مستلزم کراہت تنزیہ بھی نہیں، کراہت تحریم تو بڑی چیز، بحر الرائق باب العیدین میں ہے:" لا یلزم من ترک المستحب ثبوت الکراھۃ اذلا بدلھامن دلیل خاص "ترکِ مستحب سے کراہت لازم نہیں آتی، کیونکہ اس کے ثبوت کے لیے خاص دلیل کا ہونا ضروری ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ64، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا:" یہاں امر اہم اس کی معرفت ہے کہ دیوار محرابِ مسجد کو قبلہ تحقیقی سے کتنا انحراف ہے؟ اگر وہ انحراف ثمن دور یعنی 45 درجے کے اندر رہے، تو نماز محراب کی جانب بلا تکلف صحیح ودرست ہے، اس انحراف قلیل کا ترک صرف مستحب ہے، خود سوال میں تجنیس ملتقط سے گزرا:" قال الامام السید ناصر الدین ،الاول للجواز والثانی للاستحباب" امام ناصر الدین نے کہا: پہلی صورت میں جواز اور دوسری میں استحباب ہے۔(ت) اسی طرح اُس سے اور نیز ملتقط سے حلیہ امام ابن امیر الحاج میں ہے: شرح زاد الفقیر للعلامۃ الغزی وشرح الخلاصہ للقہستانی۔ پھر ردالمحتار میں وہی دو ثلث جانب راست اور ایک ثلث جانب چپ رکھنا بیان کرکے فرمایا:" ولولم یفعل ھکذا وصلی فیما بین المغربین یجوز "اگر کسی نے اس طرح نہ کیا اور مغربین کے درمیان نماز پڑھ لی تو جائز ہوگی۔۔۔۔

جب تک 45 درجے انحراف نہ ہو نماز بلا شبہ جائز ہے اور یہ کہ قبلہ تحقیقی کو منہ کرنا نہ فرض نہ واجب، صرف سنتِ مستحبہ ہے، لہٰذا مسجد میں نماز بلا شبہ جائز ہے اور اس میں اصلاً نقصان نہیں، نہ دیوار سیدھی کرنا فرض، البتہ بہتر وافضل ہے۔ ردالمحتار میں ہے:" لو انحرف عن العین انحرافا لا تزول منہ المقابلۃ بالکلیۃ جاز ویؤیدہ ماقال فی الظھیریۃ اذا تیامن اوتیاسر تجوز "اگر عینِ کعبہ سے اتنا منحرف ہوا کہ اس سے بالکلیہ مقابلہ ختم نہ ہو تو نماز جائز ہے، اس کی تائید ظہیریہ کی اس عبارت سے ہوتی ہے کہ جب وہ تھوڑا دائیں یا بائیں ہو جائے، تو نماز جائز ہوگی۔

حلیہ میں ملتقط سے:" ھذا استحباب والاول للجواز اھ یرید ان عدم الانحراف مھما قدرمستحب ،و الانحراف مع عدم الخروج عن الجھۃ بالکلیۃ جائز۔ یہ استحباب کے لیے ہے اور پہلا جواز کے لیے ہے، اھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی قدر بھی انحراف نہ ہو، یہ مستحب ہے اور اتنا انحراف کہ جہت کعبہ سے نہ نکلے یہ بھی جائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ56تا58، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے:" استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ کعبۂ معظمہ کی طرف مونھ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس

جہت کو مونھ ہو جیسے اوروں کے لیے (درمختار)۔یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکۂ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو عین کعبہ کی طرف مونھ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکۂ معظمہ میں ہو، اس کے لیے جہت کعبہ کو مونھ کرنا کافی ہے۔ (افاداتِ رضویہ)"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ487، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید بہار شریعت میں ہے:"

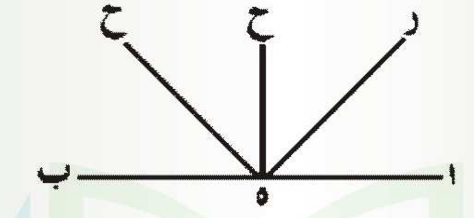

جہت کعبہ کو مونھ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مونھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر مونھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار 45 درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر 45 درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی، مثلاً: ا، ب، ایک خط ہے اس پر ہ، ح، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ معظمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قائمے ا، ہ، ح اور ح، ہ ب کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ہ، ر، ہ، ح خطوط کھینچے، تو یہ زاویہ 45، 45 درجے کے ہوئے کہ قائمہ 90 درجے ہے، اب جو شخص مقام ہ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ح کی طرف مونھ کرے، تو اگر عین کعبہ کو مونھ ہے اور اگر دہنے بائیں ر، یا ح کی طرف جھکے، تو جب تک ر، ح یا ح، ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر ا، یا ح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہو گا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ487، 488 مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری

12 رجب المرجب 1442ھ/25 فروری 2021ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے